نحنُ انصاراللہ

Majlis Ansarullah Canada
We are the helpers of Allah

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ

فروری 2026ء، شعبان، رمضان 1447ھ، تبلیغ 1405ہش

www.nahnuansarullah.ca

نگران
شاہد منصور صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا

مدیرِ اعلیٰ
سہیل احمد ثاقب نائب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا

مینیجر
محمد موسیٰ قائد اشاعت مجلس انصار اللہ کینیڈا

مدیران
غلام مصباح بلوچ قائد تربیت و نائب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا،
امتیاز احمد سراء، معتز القزق

معاونین
کاشف بن ارشد نائب قائد اشاعت مجلس انصار اللہ کینیڈا،
مسعود احمد نائب قائد اشاعت مجلس انصار اللہ کینیڈا

خصوصی دعاؤں کی تحریک

امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ایک رؤیا کی روشنی میں احباب جماعت کو خصوصی دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا: اگر احباب جماعت مندرجہ ذیل دعاؤں کا ورد کریں گے تو ایک محفوظ قلعے میں محفوظ ہو جائیں گے جہاں شیطان کبھی داخل نہیں ہو سکتا۔ اس قلعے کی دیواریں لوہے کی ہیں اور آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔ پس کوئی سوراخ ایسا نہیں رہے گا جہاں سے شیطان حملہ کر سکے۔

نمبر 1: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

ہر بڑا فرد جماعت 200 دفعہ روزانہ پڑھے۔

15 سے 25 سال کے ممبران جماعت (کم از کم) 100 دفعہ روزانہ پڑھیں

بچے (کم از کم) 33 دفعہ روزانہ پڑھیں - چھوٹی عمر کے بچے تین، چار دفعہ روزانہ (والدین پڑھائیں)

نمبر 2: استغفار (اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْۢبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ)-

100 دفعہ روزانہ

حضور انور نے فرمایا: اسی طرح میں یہ بھی شامل کرتا ہوں

نمبر 3: رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ

100 دفعہ روزانہ

حضور انور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا: ان دنوں میں جبکہ شیطان ہر حیلے سے بحیثیت جماعت بھی اور مجموعی طور پر ہمارے پر حملے کرنے کی کوشش کر رہا ہے، عمومی طور پر دنیا میں بھی اس سے بچنے کے لیے ایک ہی ذریعہ ہے کہ خاص طور پر دعاؤں پر زور دیں اور صرف جلسے کے دنوں میں نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے یہ درود شریف اور ذکر الٰہی، یہ ورود اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں اور اس پر ہر ایک کو، بچے کو، بڑے کو، عورت کو، مرد کو، سب کو توجہ دینی چاہیے۔

(خطبہ جمعہ 23 اگست 2024)

بین الاقوامی اشاعت حوالہ نمبر ISSN 2560-886X (Print) ISSN 2560-8878 (Online)
رابطہ : editor@ansar.ca / ishaat@ansar.ca / Tel: 905-417-1800

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

01
قال اللہ عزّ وجل

02
قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

03
کلام المہدی
علیہ السلام

04
کلام الامام
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

05
فارسی منظوم کلام
حضرت مسیح موعود علیہ السلام

06
رمضان المبارک
اور ہماری ذمہ داریاں

09
دور مصلح موعودؓ کے 46 مشن
اور داعیان الی اللہ
(مکرم عبد السمیع خان صاحب)

12
ایک مکالمہ
(مسعود بوٹا۔ بریمپٹن ویسٹ)

13
پیشگوئی بابت مصلح موعود
رضی اللہ عنہ

14
زاویة العرب

قال اللّٰہ عزّوجل

شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِيۡٓ اُنۡزِلَ فِيۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰى وَالۡفُرۡقَانِ ۚ فَمَنۡ شَهِدَ
مِنۡكُمُ الشَّهۡرَ فَلۡيَصُمۡهُ ؕ وَمَنۡ كَانَ مَرِيۡضًا اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيۡدُ اللّٰهُ بِكُمُ الۡيُسۡرَ
وَلَا يُرِيۡدُ بِكُمُ الۡعُسۡرَ ۫ وَلِتُكۡمِلُوا الۡعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰٮكُمۡ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۱۸۶﴾

(سورۃ البقرۃ آیت 186)

ترجمہ از تفسیر صغیر: رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس کے بارہ میں قرآن (کریم) نازل کیا گیا ہے' (وہ قرآن) جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت (بنا کر بھیجا گیا) ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے (ایسے دلائل) جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی (قرآن میں) الٰہی نشان بھی ہیں اس لئے تم سے جو شخص اس مہینہ کو (اس حال میں) دیکھے (کہ نہ مریض ہو نہ مسافر) اسے چاہیے کہ وہ اس کے روزے رکھے اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اس پر اور دنوں میں تعداد (پوری کرنی واجب) ہو گی۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا' اور (یہ حکم اس نے اس لئے دیا ہے کہ تم تنگی میں نہ پڑو اور) تا کہ تم تعداد کو پورا کر لو اور اس (بات) پر اللہ کی بڑائی کرو کہ اس نے تم کو ہدایت دی ہے اور تا کہ تم (اس کے) شکر گذار بنو۔

تفسیر: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”رَمَض سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینے میں آیا، اس لئے رمضان کہلایا۔ میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہو سکتی۔ روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں، جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 2 صفحہ 312)

قال الرّسول ﷺ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ " الصِّيَامُ جُنَّةٌ، فَلاَ يَرْفُثْ وَلاَ يَجْهَلْ، وَاِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ اَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ اِنِّي صَائِمٌ۔"

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب نمبر(2) باب فَضْلِ الصَّوْمِ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا روزے ڈھال ہیں، پس وہ (روزہ دار) نہ کوئی بے ہودہ بات کرے اور نہ ہی کوئی جہالت والی بات کرے۔ اگر کوئی شخص اس سے لڑائی کرے یا گالم گلوچ کرے تو اُسے چاہیے کہ وہ کہے کہ میں روزے میں ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حدیث ”روزہ ڈھال ہے“ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

”یہ ڈھال تو اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمادی لیکن اس کو استعمال کرنے کا طریقہ بھی آنا چاہئے۔ اس کے بھی کچھ لوازمات ہیں جنہیں پورا کرنا چاہئے۔ تبھی اس ڈھال کی حفاظت میں تقویٰ اختیار کرنے کی توفیق ملے گی۔ یہ ڈھال اس وقت تک کارآمد رہے گی جب روزہ کے دوران ہم سب برائیوں سے بچنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ جھوٹ نہیں بولیں گے، غیبت نہیں کریں گے، اور ایک دوسرے کی حق تلفی نہیں کریں گے، اپنے جسم کے ہر عضو کو اس طرح سنبھال کر رکھیں گے کہ جس سے کبھی کوئی زیادتی نہ ہو۔ ہر ایک، ایک دوسرے کے عیب دیکھنے کی بجائے اپنے عیب تلاش کر رہا ہوگا۔ ایک دوسرے کی برائیاں تلاش کرنے کی بجائے اپنی برائیوں، کمیوں، کمزوریوں اور خامیوں کو ڈھونڈ رہا ہوگا۔ میں حیران ہوتا ہوں بعض دفعہ یہ سن کر، بعض لوگ بتاتے بھی ہیں اور لکھ کر بھی بھیجتے ہیں کہ آپ کے فلاں خطبے پر مجھ سے فلاں شخص نے کہا یہ تمہارے بارے میں خطبہ آیا ہے اس لئے اپنی اصلاح کرلو۔ حالانکہ چاہئے تو یہ کہ ہر ایک اپنا اپنا جائزہ لے اور دوسرے کی آنکھ کے تنکے تلاش نہ کرے۔ تو جب روزوں میں اس طرح اپنے جائزے لے رہے ہوں گے، کان، آنکھ، زبان، ہاتھ سے دوسرے کو نہ صرف محفوظ رکھ رہے ہوں گے بلکہ اس کی مدد کر رہے ہوں گے تو پھر روزے تقوے میں بڑھانے والے ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بے انتہا اجر پانے والے ہوں گے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 7/اکتوبر 2005ء، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 28/اکتوبر 2005ء)

کلام المہدی علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

پھر خدائے کریم جلّ شانہٗ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ... تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا۔ اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلالوں گا پر تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلّی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس واموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تابروزِ قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علی حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے... اور وہ وقت آتا ہے بلکہ **قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔** اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندہ کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل واحسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندہ پر کیا تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو اور اگر تم پیش نہ کرسکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کرسکو گے تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔"

(اخبار ریاض ہند امرتسر، بحوالہ آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 648)

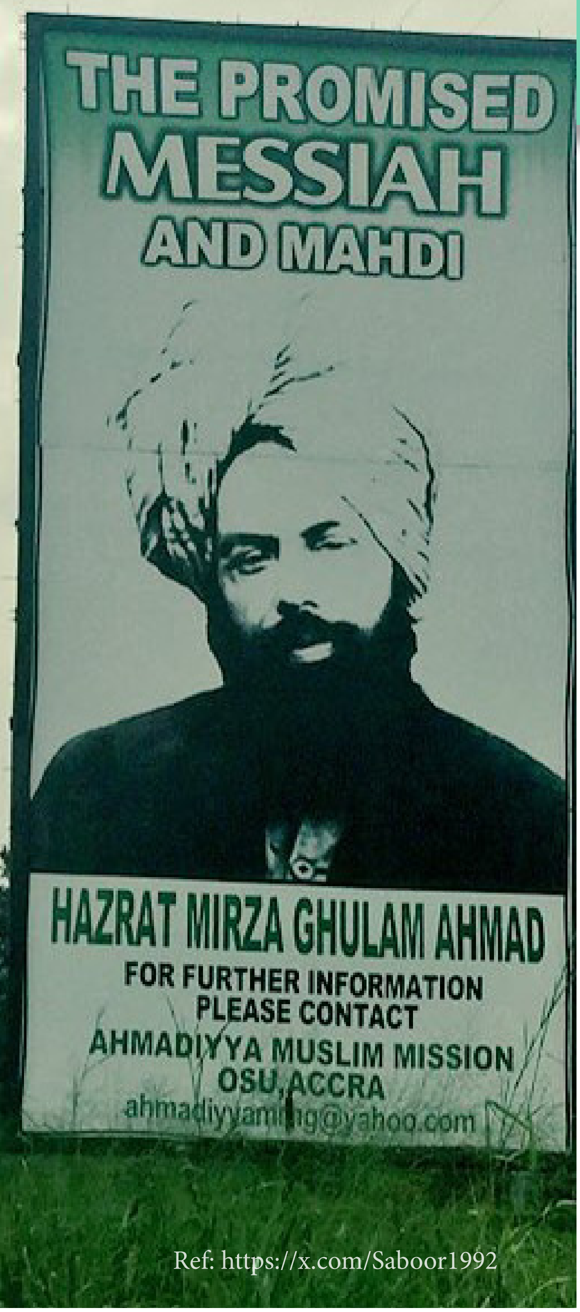

Ref: https://x.com/Saboor1992

کلام الامام
ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

اس وقت مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعا بھی پیش کرتا ہوں جسے ان دنوں میں ہمیں خاص طور پر کرنا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حضور آپ نے یہ دعا کی تھی کہ

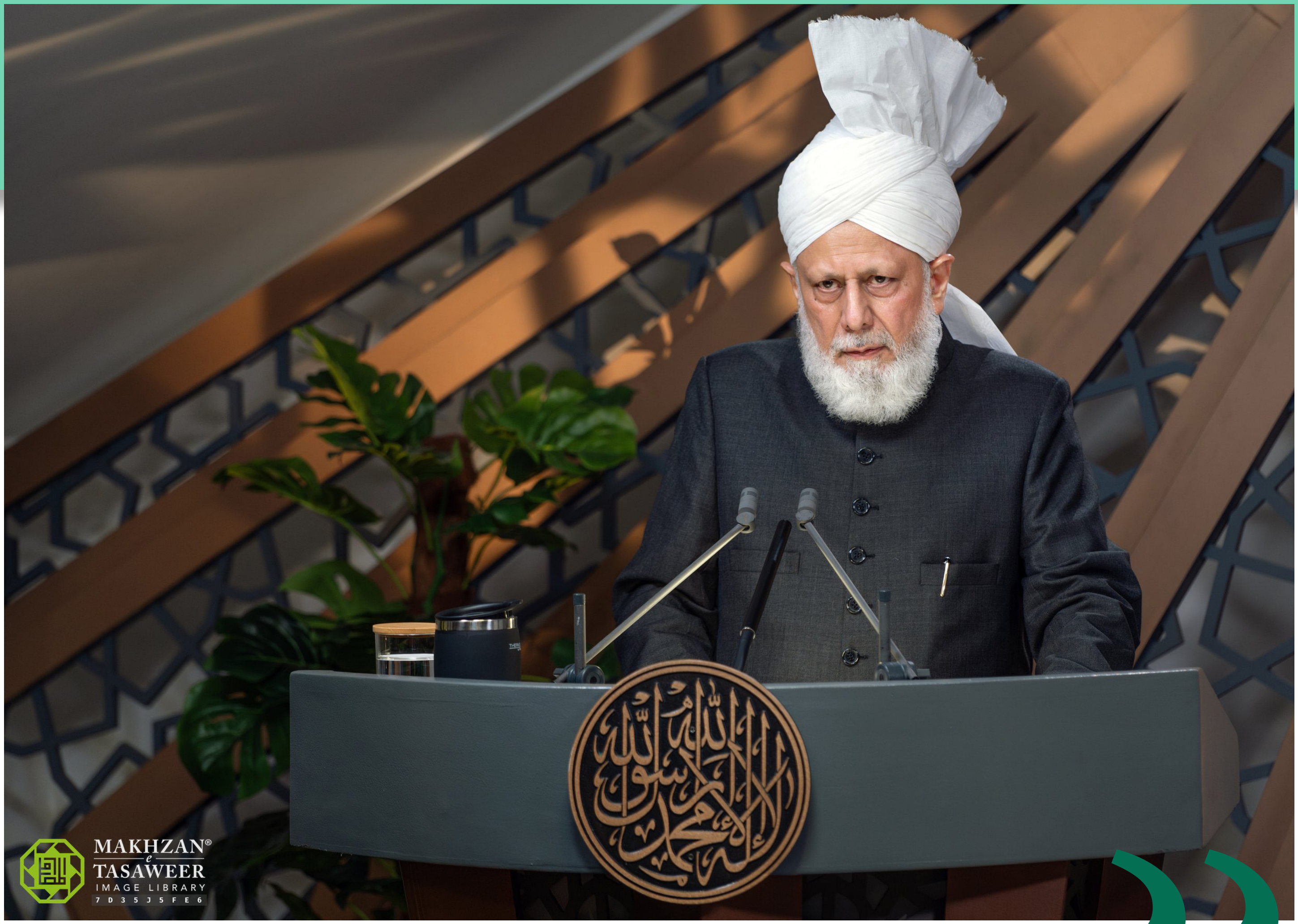

”اے ربّ العالمین! تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کر سکتا۔ تُو نہایت ہی رحیم و کریم ہے اور تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا مَیں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے اعمال کرا جن سے تُو راضی ہو جائے۔ مَیں تیری وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین۔ ثم آمین۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17/ جون 2016ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 8/ جولائی 2016ء)

فارسی منظوم کلام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

© www.pexels.com

ہر آن کاریکہ گردد از دعائے محو جانا نے
نہ شمشیرے کند آن کار نے بادے نہ بارانے
فنافی اللہ شخص کی دعا سے جو کام ہو جاتا ہے وہ کام نہ تلوار کرسکتی ہے نہ ہوا نہ بارش

عجب دارد اثر دستی کہ دست عاشقی باشد
بگرداند جہانے را ز بہر کار گریانے
اُس کے عاشق کے ہاتھ میں عجب تاخیر ہوتی ہے خدا اُس سونے والے کا کام بنانے کے لئے ایک دنیا کو پلٹ دیتا ہے

اگر جنبد لب مردے زبہر آنکہ سرگرداں
خدا از آسمان پیدا کند ہر نوع سامانے
اگر کسی پریشان حال کے لئے مرد خدا کے ہونٹ ہلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آسمان سے ہر طرح کا سامان پیدا کر دیتا ہے

زکار افتادہ را بر کار مے آرد خدا زین رہ
ہمیں باشد دلیل آنکہ ہست از خلق پنہانے
خدا اس طرح ایک ناکارہ انسان سے کام لیتا ہے اور یہی اُس مخفی ہستی کی موجودگی کا ثبوت ہے

مگر باید کہ باشد طالب او صابر و صادق
نہ بیند روز نومیدی وفادار از دل و جانی
مگر چاہیے کہ اُس کا طالب صابر اور سچا ہو اُس کا دلی وفادار نامرادی کا دن نہیں دیکھتا

رمضان المبارک

اور ہماری ذمہ داریاں

اے لوگو! تم پر ایک ایسا مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے جو عظیم ہے....(حدیث)

© FUNKE Foto Services | Jörg Carstensen

اللہ تعالیٰ کا ہم پر بے حد احسان اور فضل ہے کہ اُس نے ہمیں ایک مرتبہ پھر رمضان کے بابرکت مہینے کو پانے کا موقع عنایت فرمایا ہے، اب ہمارا بھی فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا شکر ادا کرتے ہوئے اس مہینے کو اس کی دی ہوئی ہدایات کے مطابق گزارنے کی کوشش کریں۔ رمضان المبارک کے روزوں کی حکمت اللہ تعالیٰ نے خود قرآن کریم میں بیان فرما دی ہے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ پس اس مختصر ٹکڑے میں ہی ہمیں اپنی ذمہ داری نبھانے کا پیغام دیا گیا ہے۔ روایات میں آیا ہے:

عَنْ سَلْمَانَ ؓ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ آخِرِ يوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ مُبَارَكٌ، شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ، جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً، وَ قِيَامَ لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا،...وَ هُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ، وَ الصَّبْرُ ثَوَابُهٗ الْجَنَّةُ، وَ شَهْرُ الْمُواسَاةِ ، وَ شَهْرٌ يَزْدَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ،... وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ، وَ اَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَ آخِرُهٗ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ۔

(صحیح ابن خزیمۃ کتاب الصوم باب فضائل شھر رمضان اِنْ صَحَّ الخَبْرُ)

حضرت سلمان فارسی ؓ بیان کرتے ہیں کہ شعبان کے آخری دن آنحضور ﷺ نے ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک ایسا مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے جو عظیم ہے، جو مبارک ہے اور اس مہینے میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے دنوں میں روزہ رکھنے کو فرض قرار دیا ہے اور رات میں نوافل ادا کرنے کو نفل قرار دیا ہے،... یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ یہ بھائی چارے کا مہینہ ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں مومن کے

رزق میں اضافہ کر دیا جاتا ہے ... یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی حصہ رحمت ہے، درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ جہنم سے آزادی ہے۔

اس روایت میں بھی آنحضرت ﷺ نے ہمیں اس بابرکت مہینے کے تقاضے خلاصۃً بتا دیے ہیں یعنی دن کو روزہ اور رات میں عبادت۔ پس ان تقاضوں کو ذمہ داری کے ساتھ نبھانا ہمارا کام ہے کیونکہ رمضان کا یہ مبارک مہینہ ہمارے نفس کی پاکیزگی کے ساتھ ساتھ ہماری فطرتی بھلائیوں اور خوبیوں کو بھی اُجاگر کرتا ہے۔ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے رمضان کو فرض قرار دیا ہے تاہم تقویٰ کے میدان میں قدم مار سکیں۔

کتب حدیث کی مستند ترین کتاب ''صحیح بخاری'' میں 30ویں نمبر پر کتاب الصوم ہے۔ ذیل میں اسی کتاب الصوم سے بعض احادیث درج کی جاتی ہیں تا کہ ہم جان سکیں کہ آنحضرت ﷺ نے اس مبارک مہینے کے حوالے سے کیا کیا باتیں ہماری ہدایت کے لیے بیان فرمائی ہیں تا کہ ہم ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ سے روایت ہے کہ ایک بدوی رسول ﷺ کے پاس آیا: حالت یہ تھی کہ سر کے بال پراگندہ تھے۔ اس نے کہا: یا رسول! آپؐ مجھے بتائیں اللہ نے نماز میں سے کچھ مجھ پر فرض کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: پانچ نمازیں، سوائے اس کے کہ تو خوش نفسی سے کچھ اور پڑھے تو اس نے کہا: مجھے بتائیں روزوں سے اللہ نے مجھ پر جو فرض کیا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: رمضان کا مہینہ سوائے اس کے کہ تو خوش نفسی سے کچھ اور روزے رکھے تو اس نے کہا: مجھے بتائیں زکوۃ سے اللہ نے مجھ پر کیا فرض کیا ہے؟ (حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ) کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے شریعت کے احکام اس کو بتائے۔ اس نے کہا: اسی ذات کی قسم ہے جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ عزت بخشی، میں بطور نفل کچھ نہیں کروں گا اور نہ اس سے کچھ کم کروں گا جو اللہ نے مجھ پر فرض کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بامراد ہو گیا اگر یہ سچا ہے یا (فرمایا) جنت میں داخل ہو گیا اگر یہ سچا ہے۔ (حدیث نمبر 1891)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزے ڈھال ہیں۔ سو کوئی شخص فحش بات نہ کرے اور نہ جہالت کی بات، اور اگر کوئی آدمی اس سے لڑے یا گالی دے تو چاہیے کہ اس سے دو بار کہے کہ میں روزہ دار ہوں۔ اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) کہ وہ اپنا کھانا اور اپنا پینا اور اپنی شہوت میری خاطر چھوڑ دیتا ہے۔ روزے میرے لیے ہیں اور میں ہی اس کا بدلہ اور نیکی کا بدلہ دس گناہ ہے۔ (حدیث نمبر 1894)

حضرت سہلؓ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپؐ نے فرمایا: جنت میں بھی ایک دروازہ ہے۔ جس کو ریان کہتے ہیں۔ قیامت کے دن روزہ دار اس سے داخل ہوں گے۔ ان کے سوا کوئی اس سے داخل نہیں ہوگا۔ پوچھا جائے گا: روزہ دار کہاں ہیں؟ تو وہ کھڑے ہو جائیں گے۔ ان کے سوا کوئی اس سے داخل نہیں ہوگا۔ پس جب وہ داخل ہو جائیں گے تو وہ بند کر دیا جائے گا تو پھر کوئی بھی اس سے داخل نہ ہوگا۔ (حدیث نمبر 1896)

عقیل نے ابن شہاب سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: مجھے (ابوسہیل) ابن ابی انس نے خبر دی اور وہ تیمیین کے آزاد کردہ غلام تھے کہ ان کے باپ نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آجاتا ہے تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ (حدیث نمبر 1899)

حضرت ابوہریرہؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ آپؐ نے فرمایا: جو کوئی لیلۃ القدر میں ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے عبادت میں کھڑا ہو: اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو کوئی رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رکھے گا، اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (حدیث نمبر 1901)

عبید اللہ بن عبد اللہ عتبہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے کہا: نبی ﷺ نیکی میں سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں بہت ہی سخاوت کرتے تھے۔ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپؐ سے ملتے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات آپؐ سے ملاقات کرتے تھے، یہاں تک کہ (رمضان) گزر جاتا۔ نبی ﷺ قرآن کا دور کرتے۔ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپؐ سے ملتے تو آپؐ نیکی میں تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے۔ (حدیث نمبر 1902)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو کوئی حاجت نہیں کہ ایسا شخص کھانا اور پینا چھوڑ دے۔ (حدیث نمبر 1903)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہوتا ہے سوائے روزہ کے۔ کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ ہوتا ہوں اور روزے ایک ڈھال ہیں اور جب تم میں سے کسی کے روزہ کا دن ہو تو کوئی اس کو گالی دے یا اس سے لڑے تو اس کو چاہیے کہ وہ یہ کہہ دے: میں روزہ دار شخص ہوں۔ اور اسی ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان

ہے!یقیناروزہ دار کے منہ کی بواللہ تعالیٰ کے نزدیک بوئے مشک سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔ روزہ دار کے لیے دوخوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے۔ پہلی خوشی اس وقت ہوتی ہے جبکہ وہ افطار کرتا ہے اور دوسری جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزہ کی وجہ سے خوش ہوگا۔(حدیث نمبر 1904)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔(حدیث نمبر 1923)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اگر کوئی بھول سے کھائے پیے تو چاہیے کہ وہ اپناروزہ پورا کرے کیونکہ اللہ نے ہی اسے کھلایا اور پلایا ہے۔(حدیث نمبر 1933)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے۔انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے تو آپؐ نے ایک جمگھٹا دیکھا اور ایک شخص کو جس پر سایہ کیا ہوا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ تو لوگوں نے کہا: ایک روزہ دار ہے۔ آپؐ نے فرمایا: سفر میں روزہ کوئی نیکی نہیں۔(حدیث نمبر 1946)

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ بھلائی میں رہیں گے جب تک کہ وہ افطار میں جلدی کریں گے۔(حدیث نمبر 1957)

ابن شہاب نے ابوعبید سے جو کہ ابن ازہر کے آزاد کردہ غلام تھے، روایت کی۔ انہوں نے کہا: حضرت عمر بن خطابؓ کے ساتھ میں نے عید کی نماز پڑھی تو آپؓ نے کہا: یہ دو دن ہیں جن میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ ایک تو عید الفطر کا وہ دن جس میں تم اپنے روزوں کی افطاری کرتے ہو اور دوسرا وہ دن جس میں تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔(حدیث نمبر 1990)

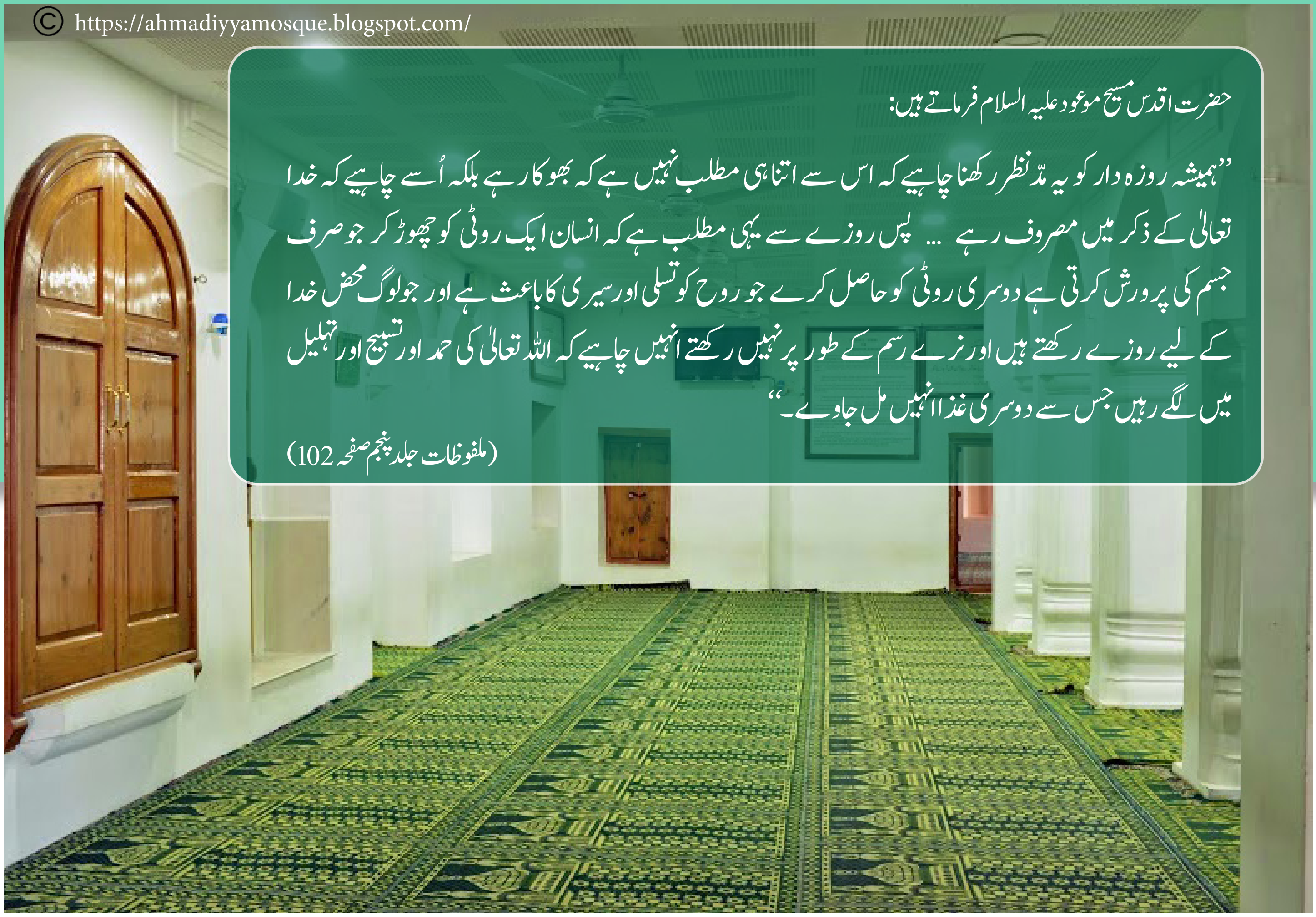
© https://ahmadiyyamosque.blogspot.com/

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدّنظر رکھنا چاہیے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اُسے چاہیے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے ... پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کو تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لیے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔“

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 102)

دور مصلح موعود رضی اللہ عنہ

کے 46 مشن اور داعیان الی اللہ

(مکرم ومحترم مولانا عبدالسمیع خان صاحب۔ پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا)

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ ایک تاریخ ساز وجود تھے۔ آپ اور جماعت احمدیہ کی توام پیدائش ہے۔ دونوں کی زندگی جب 1940ء کی دہائی میں داخل ہوئی تو ایک سخت امتحان مقدر تھا۔حکومت، عوام، تمام مخالفین اکٹھے ہو کر جماعت کو نیست و نابود کرنے پر تل گئے۔تب خدا نے آسمان سے ایک سکیم حضرت مصلح موعودؓ کے دل پر نازل کی جس نے اس زہر کے لئے تریاق کا کام دیا اور سارے بادل چھٹ گئے۔اس سکیم کا نام تحریک جدید ہے۔جس کے بنیادی طور پر 3 مطالبات تھے۔

1۔مالی قربانی 2۔داعیان الی اللہ کی فراہمی 3۔پُر درد دعائیں

حضرت مصلح موعودؓ نے چندہ سے بھی زیادہ افراد کی قربانی کو اہمیت اور عظمت دی۔

خطبہ جمعہ 31 مارچ 1944ء میں فرمایا۔

”اس تحریک کے ابتداء میں ہی میں نے اس کی بنیاد چندہ پر نہیں رکھی۔ بلکہ میں نے اس کی بنیاد آدمیوں پر رکھی تھی اور میں نے کہا تھا کہ مجھے وہ آدمی چاہئیں جو اپنے دلوں میں اخلاص رکھتے ہوں، جو اپنی جانیں خلیفہ وقت کے حکم پر قربان کرنے کے لئے تیار ہوں، جو رات اور دن کام کرنے والے ہوں اور جو سمجھتے ہوں کہ ہم نے جب اپنے آپ کو پیش کر دیا تو اس کے بعد موت ہی ہمیں اس کام سے الگ کر سکتی ہے۔ زندگی کے آخری

لمحوں تک ہم یہی کام کریں گے اور پورے اخلاص اور پوری ہمت اور پوری دیانت سے کریں گے۔

(خطبات محمود جلد 25 صفحہ 241)

حضورؓ انگریزی حکومت کی زیادتیوں کا ذکر کرتے ہوئے خطبہ جمعہ 4 فروری 1944ء میں فرماتے ہیں۔

”گورنمنٹ کے یہ افعال میری آنکھیں کھولنے کا موجب ہوگئے اور میں نے سمجھا کہ یہ اسلام کی مظلومیت اور احمدیت کی بے کسی کا ثبوت ہے کہ ہر کس و ناکس، چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا، ادنیٰ ہو یا اعلیٰ احمدیت کو اپنے بوٹ کی ٹھوکر لگانے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتا۔ تب میں نے سمجھا کہ ہماری طرف سے اب تک احمدیت کو پھیلانے کی کوششیں ہوئی ہیں مگر وہ کوششیں اور محنتیں اتنی نہیں کہ... احمدیت کو جلد سے جلد پھیلا سکتیں۔ ہم نے بے شک اپنے فرض کو ایک حد تک ادا کیا ہے۔ مگر ایسا احساس ابھی ہم میں پیدا نہیں ہوا کہ اس کے نتیجہ میں قلیل سے قلیل عرصہ میں احمدیت کا رعب دنیا پر چھا جاتا اور اس قسم کی... طبائع کو پتہ لگ جاتا کہ یہ سلسلہ خدائی طاقت سے بڑھ رہا ہے، اس کا مقابلہ دنیا کا کوئی شخص نہیں کرسکتا۔ اس طرح تحریک جدید کا آغاز ہوا اور پھر ہر قدم پر اس تحریک نے ایسا رنگ بدلا جو میرے اختیار میں نہیں تھا اور جماعت میں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک روح پیدا کردی جو ترقی کرنے والی جماعتوں کے لئے نہایت ضروری ہے۔

میں تحریک جدید کے اس چندہ کو اتنی عظمت نہیں دیتا جو ان چند سالوں میں جمع ہوا۔ میں عظمت دیتا ہوں مجاہدین کی اس جماعت کو جنہوں نے اپنی زندگیاں دین کے لئے وقف کی ہوئی ہیں یا آئندہ وقف کریں گے اور میں عظمت دیتا ہوں قربانی کی اس روح کو جو جماعت میں پیدا ہوئی۔ خدا تعالیٰ کی قدرت ہے اس سے پہلے صدر انجمن احمدیہ ہمیشہ مقروض رہا کرتی تھی اور اسے اپنا بجٹ ہر سال کم کرنا پڑتا تھا۔ جب میں نے اس تحریک کا اعلان کیا تو ناظروں نے میرے پاس آ آ کر شکایتیں کیں کہ اس تحریک کے نتیجہ میں انجمن کی حالت خراب ہوجائے گی۔ میں نے ان سے کہا کہ تم خدا تعالیٰ پر توکل کرو، انتظار کرو اور دیکھو کہ حالت سدھرتی ہے یا گرتی ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ یا تو صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ دو اڑھائی لاکھ روپیہ کا ہوا کرتا تھا اور یا اس تحریک کے دوران میں چار پانچ لاکھ روپیہ تک جا پہنچا۔“

(خطبات محمود جلد 25 صفحہ 80)

پھر خطبہ جمعہ 24 نومبر 1944ء میں فرمایا۔

”اس وقت پنجاب بلکہ سارے ہندوستان میں ہمارے خلاف فضا مکدر ہوچکی تھی اور گورنمنٹ اور رعایا مل کر احمدیت کو کچلنا چاہتے تھے۔ یہ حالات دیکھ کر مجھے اس امر کا احساس ہوا کہ یہ نتیجہ ہے اس امر کا کہ ہم نے تبلیغ میں کوتاہی کی ہے اور ہمیں قلیل التعداد اور تھوڑے سمجھ کر جو چاہتا ہے ہم پر ظلم کرنے کے لئے تیار ہوجاتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ تبلیغ کے کام کو وسیع کرنا چاہئے اور جماعت کی قوت اور شوکت کو بڑھانے کے لئے ہر قسم کے سامان جمع کرنے چاہئیں۔ اس خیال کے ماتحت دس سال پہلے میں نے ایک تحریک جاری کی جس کا نام اب تحریک جدید مشہور ہوچکا ہے۔ اس تحریک کے کرنے کے وقت خود میرے دل میں اس کی پوری اہمیت نہ تھی اور نہ ہی کام کی وسعت کا اندازہ تھا۔ میں نے نوجوانوں کو پکارا کہ وہ آگے آئیں بغیر اس کے کہ کوئی خاص تعداد میرے ذہن میں مستحضر ہو۔ جماعت کے نوجوانوں نے دلیری سے آگے بڑھ کر میری اس آواز پر لبیک کہا۔ پھر میں نے جماعت کے آسودہ حال لوگوں کو پکارا کہ وہ اپنے روپوں کو پیش کردیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے باوجود اس کے کہ میں نے کل 72 ہزار کا مطالبہ کیا تھا اور وہ بھی تین سال میں۔ مگر جماعت نے پہلے ہی سال ایک لاکھ سے زیادہ روپیہ پیش کردیا اور تین سال میں بجائے 72 ہزار کے چار لاکھ کے قریب جمع کردیا اور جوں جوں یہ کام وسیع ہوتا جاتا ہے اس کی اہمیت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ظاہر ہوتی جاتی ہے۔“

(خطبات محمود 1944ء جلد 25 صفحہ 699)

داعیان الی اللہ، مالی قربانی اور پُر درد دعاؤں نے مل کر احمدیت کو اس بھنور سے نکال دیا اور دور مصلح موعودؓ میں کل 64 مشن قائم ہوئے۔ جو واقفین زندگی کی عظیم خدمات کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ آج کی نشست میں ان 64 مشنوں کی تفصیل تاریخی ترتیب سے بیان کی جاتی ہے۔

دور مصلح موعود کے مشن	
اپریل 1914ء انگلستان	15 جون 1915ء ماریشس
41 مارچ 1915ء سیلون	51 فروری 1920ء امریکہ

19 فروری 1921ء سیرالیون	1936ء پولینڈ
28 فروری 1921ء غانا	1937ء اٹلی
8 اپریل1921ء نائیجیریا	جنوری 1938ء چیکوسلواکیہ
1921ء بخارا	7مئی1946ء فرانس
1922ء مصر	1946ء صقلیہ (سسلی)
18 دسمبر1923ء جرمنی	19 اگست1946ء عدن
1924ء ایران	13 اکتوبر 1946ء سوئٹزرلینڈ
17 جولائی1925ء شام	جون 1947ء بورنیو
ستمبر1925ء سماٹرا	2 جولائی1947ء ہالینڈ
1928ء فلسطین	3 مارچ 1948ء اردن
20 فروری1391ء جاوا	2 فروری 1949ء مسقط
27 نومبر1934ء کینیا	فروری 1949ء گلاسگو
2 مارچ 1935ء برما	27 اگست1949ء لبنان
1935ء سنگاپور۔ملایا	1950ء ٹرینیڈاڈ
27مئی 1935ء ہانگ کانگ	1956ء ڈچ گی آنا
4 جون 1935ء جاپان	3 جنوری 1956ء لائبیریا
10 مارچ 1936 ء سپین	وسط 1956ء سکنڈے نیویا
1936ء ہنگری	12 اکتوبر1960ء فجی
1936ء البانیہ	1961ء آئیوری کوسٹ
1936ء یوگوسلاویہ	1961ء گیمبیا
1936ء ارجنٹائن	1962ء ٹوگولینڈ

(الفضل 16فروری 2000ء)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

”کشتیٔ احمدیت کا کپتان، اس مقدس کشتی کو پُرخطر چٹانوں میں سے گزارتے ہوئے سلامتی کے ساتھ اسے ساحل پر پہنچا دے گا۔ یہ میرا ایمان ہے اور میں اس پر مضبوطی سے قائم ہوں۔جن کے سپرد الٰہی سلسلہ کی قیادت کی جاتی ہے ان کی عقلیں اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے تابع ہوتی ہیں اور وہ خدا تعالیٰ سے نور پاتے ہیں اور اس کے فرشتے ان کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کی رحمانی صفات سے وہ مؤید ہوتے ہیں اور گو وہ دنیا سے اٹھ جائیں اور اپنے پیدا کرنے والے کے پاس چلے جائیں مگر ان کے جاری کئے ہوئے کام نہیں رکتے اور اللہ تعالیٰ انہیں مفلح اور منصور بناتا ہے۔“

(الفضل 11 نومبر 1934ء)

اک مکالمہ
بابت وفات مسیح

(مکرم مسعود بوٹا صاحب۔ بریمپٹن ویسٹ)

فروری 2013 میں ربوہ جانے کیلئے میں اپنے کمپارٹمنٹ میں داخل ہوا تو وہاں ایک صاحب ریلوے گارڈ کے یونیفارم میں موجود تھے۔ میں السلام علیکم کہہ کر سیٹ پر بیٹھ گیا۔ تو وہ صاحب وعلیکم السلام کہہ کر بولے آپ کا تعارف؟ خاکسار نے کہا ”میرا نام مسعود بوٹا ہے اور میں ربوہ جا رہا ہوں۔ یہ سن کر وہ صاحب چونک کر بولے ”میرا نام اسماعیل ہے میں ریلوے گارڈ ہوں اور اب ڈیوٹی ختم کر کے حیدر آباد اپنے گھر جا رہا ہوں۔ ربوہ میں تو ایک خاص کمیونیٹی کے لوگ رہتے ہیں۔“

اس کے بعد ہمارے درمیان مندرجہ ذیل بات چیت ہوئی:

خاکسار: ربوہ میں ہر مذہب اور ہر فرقہ کے لوگ رہتے ہیں لیکن یہ شہر احمدیوں کے حوالے سے زیادہ مشہور ہے۔

اسماعیل صاحب: جی ہاں اور ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں جبکہ وہ آسمان پر زندہ ہیں۔

خاکسار: آپ اخبار پڑھتے ہیں؟

اسماعیل صاحب: ہر روز بلاناغہ اردو کے اخبارات پڑھتا ہوں۔

خاکسار: اخبار میں کسی بھی وفات یافتہ کیلئے آپ نے کبھی ”متوفی“ کا لفظ پڑھا ہے؟

اسماعیل صاحب: بہت دفعہ پڑھا ہے۔ مرنے والے کو یعنی مرحوم کو متوفی کہتے ہیں۔

خاکسار: تو پھر جب قرآن میں خدا تعالیٰ حضرت عیسیٰ کو متوفی کہتا ہے تو آپ کیوں نہیں مانتے؟

اسماعیل صاحب: قرآن تو کہتا ہے کہ وہ آسمان پر ہیں اور نازل ہوں گے۔

خاکسار: قرآن مجید میں سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 56 میں تو خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ يٰعِيْسٰۤى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ اے عیسیٰ یقیناً میں تمہیں وفات دوں گا۔ تو آپ کہتے ہیں وہ زندہ ہیں۔ آپ فیصلہ کریں انسان کا کہا سچ ہے یا خدا تعالیٰ کا قول سچا ہے۔

اسماعیل صاحب: یقیناً خدا تعالیٰ کا قول سچا ہے۔

خاکسار: آپ ایک ریلوے گارڈ ہیں اور ریلوے گارڈ کی پاورز جانتے ہیں اسی طرح آپ ریلوے کے جنرل مینیجر (ریلوے کا اعلیٰ ترین عہدہ) کی اتھارٹی اور پاورز سے بھی واقف ہیں۔ اگر آپ کو کہا جائے کہ جنرل مینیجر کا عہدہ بڑا ہے لیکن ریلوے گارڈ کی پاورز زیادہ نہیں تو کیا آپ مان لیں گے؟

اسماعیل صاحب: ہرگز نہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

خاکسار: تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ آنحضرت ﷺ تمام نبیوں سے افضل ہیں۔ لیکن 2000 سال سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہوں اور آپ ﷺ مدینہ میں دفن ہیں؟

غیرت کی جا ہے عیسیٰ زندہ ہو آسماں میں
مدفون ہو زمیں میں شاہ جہاں ہمارا

یہ بات اور اس شعر کو سن کر اسماعیل صاحب مبہوت ہو کر مجھے دیکھنے لگے۔ اس دوران ٹرین حیدر آباد کے اسٹیشن پر رک چکی تھی۔ چنانچہ اسماعیل صاحب نے کھڑے ہو کر مجھ سے ہاتھ ملایا اور کہنے لگے واقعی آنحضرت ﷺ افضل ہیں۔ حضرت عیسیٰ بھی فوت ہو چکے ہیں۔“ پھر خدا حافظ کہہ کر ٹرین سے اتر گئے۔

پیشگوئی بابت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

”خدائے رحیم وکریم بزرگ وبرتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جلّ شانہٗ و عزّاِسْمُہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ
مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے، فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام! خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انھیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا، ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا، وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریّت ونسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمھارا مہمان آتا ہے اس کا نام عمانوایل اور بشیر بھی ہے، اُس کو مقدس رُوح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے، اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا، وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اُسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَ الْآخر، مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 95-96)

زاوية العرب

آية قرآنية "رمضان شهر الصيام"

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ

(البقرة:681)

حديث شريف عن أخلاق المسلم في رمضان

عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ اللَّهُ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ. وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ. لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا، إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ۔

(صحيح البخاري، كتاب الصوم)

من كلام الإمام عليه السلام " المنهاج الخلقي للجماعة "

"ينبغي ان تبلغوا في حسن الأخلاق درجة بحيث لو اردتم نصح احد واطلاعه على خطئه بحسن نية فانصحوه على نحو وفي وقت بحيث لا يستاء من ذلك. لا تنظروا الى احد بازدراء، ولا تجرحوا مشاعر احد. يجب ان لا تكون هناك خصومات بين ابناء جماعتنا. لا تزدري اعينكم اخوانكم في الدين ابدا، ولا تحتقروا الآخرين ولا تستخفوا بهم متفاخرين بالمال والثروة او النسب بغير حق. انما المكرَّم من هو تقيٌّ، قال الله تعالى: إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (الحجرات 14). ينبغي معاملة الأغيار ايضا بحسن الأخلاق. لا خير في سيرة سوء الخُلق. يتحين الأغيار الفرص لرفع القضايا ضد ابناء جماعتنا. للآخرين طاعون واحد، ولجماعتنا طاعونان. اذا اساء الواحد من جماعتنا فان اساءته تشوه سمعة الجماعة كلها. فازدادوا حكمةً وحلمًا وعفوا، ورُدّوا بهدوء وسلام حتى على اقوال اجهلِ شخص. لا تردّوا على الهذر بالهذر."

(الملفوظات، مجلد1، ص 203)

في رحاب التفسير

(من التفسير الكبير لحضرة الحاج مزرا بشير الدين محمود أحمد رضى الله عنه، الخليفة الثاني للمسيح الموعودعليه السلام)

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ (البقرة 186)

التفسير:

ولقوله تعالى شهر رمضان الذي أُنزل فيه القرآن ثلاثة معان:

الأول

- وردت (في) بمعنى السبب والعلة، والمعنى ان شهر رمضان هو ذلك الشهر الذي لأجله نزل القرآن الكريم. اي ان صيام رمضان المبارك من الأهمية بمكان حتى ان الله تعالى انزل الوحي في بيان احكامه في القرآن الكريم. والأمر الذي ينزل فيه الوحي القرآني يمكن ان يقدّر الانسان اهميته وضرورته.

هذا المعنى ثابت من اللغة. يقولون: تكلمت معك في هذا الأمر. ونظيره في القرآن الكريم

قول الله حكاية عن امراة العزيز (فذلكُنَّ الذي لُمْتُنّني فيه) (يوسف: 33) .. اي هذا هو الشخص الذي وجهتن اللوم اليّ بسببه. وكذلك ورد في الحديث (عُذِّبت امراة في هرة حبستها) (البخاري، المساقاة) .. اي ان الله عذب امراة لأنها حبست قطة ولم تطعمها فهلكت.

والمعنى الثاني

- ان بداية نزول القرآن الكريم كانت في شهر رمضان. والثابت من الحديث ان القرآن الكريم بدا نزوله في رمضان. هناك اختلاف في تعيين التاريخ، ولكن المحدّثين عامة يرجحون يوم الرابع والعشرين من رمضان (ومنهم العلامة ابن حجر العسقلاني صاحب فتح الباري والاصابة، والعلامة الزرقاني صاحب شرح المواهب اللدنية وصاحب تفسير البحر المحيط).

والمعنى الثالث

- هو ان كل القرآن نزل في رمضان، وقد ورد في الحديث رواية عن عائشة رضي الله عنها .. ان رسول ﷺ - وهو في مرض الموت قال للسيدة فاطمة رضي الله عنها .. ان جبريل يعارضني بالقرآن كل سنة وانه عارضني العام مرتين، ولا اراه الا حضر اجلي (البخاري، فضائل القرآن) .. اي ان جبريل في شهر رمضان من كل سنة كان يراجع معي ما ينزل عليّ من القرآن، ولكنه في رمضان من هذه السنة ختم معي القرآن مرتين .. وارى من ذلك ان اجلي قد اقترب.

ولا شك ان نزول القرآن كان يتم في شهور اخرى غير رمضان، ولكنه يتميز عليها بأن جبريل كان يقرا مع النبي ﷺ ما نزل من القرآن الكريم حتى هذا الشهر، وكأن نزول القرآن على النبي كان يتم مرة اخرى في هذا الشهر في كل سنة.

وذُكر هذا الموضوع نفسه في رواية عن ابن عباس رضى الله عنه قال: كان رسول الله اجود الناس، وكان اجود ما يكون في رمضان حين يلقاه جبريل، وكان يلقاه في كل ليلة من رمضان فيدارسه القرآن. فلَرسول الله ﷺ اجود بالخير من الريح المرسلة)) (البخاري، بدء الوحي).

يتأكد من هذه الراويات ان بداية نزول القرآن كانت في شهر رمضان، ثم في كل رمضان كان جبريل عليه السلام -يراجع مع النبي - ﷺ - ما نزل الى ذلك الوقت منه، وبناء على ذلك يمكن القول بأن كل القرآن كان ينزل في رمضان .. بل كانت بعض اجزائه قد نزلت عدة مرات، حتى يمكن لنا القول بأن الرسول - ﷺ - .. مضى عليه منذ مبعثه الى وفاته ثلاثة وعشرون شهرا من رمضان .. وبالتالي نزلت عليه بعض اجزاء من القرآن الكريم ثلاثا وعشرين مرة وبعضها اثنتين وعشرين وبعضها احدى وعشرين مرة وهكذا. اما الآيات التي نزلت في السنة الأخيرة من حياته الشريفة فقد نزلت مرتين، لأن جبريل راجع معه ﷺ القرآن مرتين فيها. والثابت من القرآن الكريم ان ما تفعله الملائكة انما تفعله بأمر من الله (التحريم: 7)، لذلك لا يمكن القول بأن ما كان يفعله جبريل ليس نزولا .. لأن الملائكة لا تنزل الا بأمر الله، وهذا هو النزول والانزال في المصطلح الاسلامي. اذن فمن معاني (انزل فيه القرآن) ان جميع القرآن نزل في رمضان.

ويجب ان نتذكر ايضا ان (رمضان) اسم اسلامي لهذا الشهر، اما اسمه في زمن الجاهلية فهو الناتق (فتح البيان، تحت هذا الآية).

تعليمات الخلافة للمنظمات الفرعية

طرح شاب الماني سؤالا: من ناحية نؤمر بالقيام بعمل الجماعة اي يُكلَّف شخص بعمل من قِبل نظام الجماعة، ومن ناحية ثانية هناك اعمال تتعلق بالمنظمات الفرعية مثل مجلس خدام الأحمدية، ومجلس انصار الله ولجنة اماء الله ويُكلَّف الشخص نفسه بأعمال تتعلق بهذه المنظمات. فمثلا يكلّفني بعمل ما المسؤول في الجماعة ويطلب مني المسؤول في المنظمة الفرعية في الوقت نفسه انجاز عمل آخر، وانا شخصيا اميل لكوني شابا ان انجز مهمة كُلِّفت بها من قِبل مجلس خدام الأحمدية، فأي عمل يجب عليّ انجازه اولا؟ وكيف يجب ان اتصرف في هذه الحالة؟

وقد رددت حينذاك على سؤاله بالتفصيل، وملخصه انه يجب ان تتذكروا دائما ان نظام الجماعة هو نظام مركزي، اما مجلس خدام الأحمدية وانصار الله ولجنة اماء الله فهي منظمات فرعية وان كانت تعمل تحت اشراف خليفة الوقت وتأخذ التعليمات منه وتخطط برامجها، ولكن لنظام الجماعة اهمية اساسية ويفوق جميع الأنظمة التي اسسها خليفة الوقت. وان عضو كل منظمة فرعية عضو في الجماعة ايضا وبصفته عضو هو ملزَم بطاعة نظام الجماعة. واذا كلّف رئيس الجماعة شخصا او عضوا في مجلس خدام الأحمدية بمهمة بصفته احد افراد الجماعة وفي الوقت نفسه يكلَّف بمهمة من قِبل مسؤول في مجلس خدام الأحمدية فليُخبر عضو مجلس خدام الأحمدية المعني بصفته فردا من افراد الجماعة ان المسؤول الفلاني في نظام الجماعة كلّفني بكذا وكذا لذا سأنجزه اولا ثم انجز عمل مجلس خدام الأحمدية -او ايا كانت المنظمة الفرعية- فيما بعد. هذا فيما يتعلق بالوضع الطارئ اما الأمور الروتينية فيُوضع في بداية السنة جدول اعمال للجماعة وللمنظمات الفرعية ايضا لذا يجب تنظيمها بحسب جدول الأعمال. اما اذا تخلل ذلك برنامج طارئ فان برامج الجماعة مقدَّمة على برامج المنظمات الفرعية على اية حال. ولا يحق لادارة الجماعة المحلية ان تتدخل في برامج المنظمات الفرعية. وليكن واضحا ايضا انه يحق للرئيس المحلي او الأمير ان يتدخل في امور مجلس خدام الأحمدية، او في امور لجنة اماء الله او مجلس انصار الله مع كون نظام الجماعة فوق المنظمات الفرعية. فاذا راى الأمير مثلا من المنظمات الفرعية ما ينافي تعليم الجماعة او تقاليدها فلينصح رئيس تلك المنظمة المعنية فورا. واذا كان ذلك صادرا على المستوى المحلي فليُخبَر امير الجماعة بذلك ويُنصح القائد، ولا بد من اخبار خليفة الوقت فورا لأن الحفاظ على قداسة تقاليد الجماعة ضروري. ولكن يجب الانتباه الى انه لا يجوز التدخل مباشرة في البرامج. لقد بينتُ ذلك بايجاز لأن مثل هذه الأسئلة تَنشأ في بعض الأماكن الأخرى ايضا.

واريد ان اوضح انه في اجتماعات لجنة اماء الله تُطرح من قبل بعض فروعها بعض القضايا

فمثلا يُطلب من عضوات لجنة اماء الله ان يشتركن حتما في اجتماعات الرجال. فليكن واضحا بهذا الشأن انه ما دامت تُعقد اجتماعات منفصلة خاصة بلجنة اماء الله لذا لا حاجة لدعوتهن الى اجتماع شهري يُعقد على مستوى الجماعة واشتراكهن فيه ليس ضروريا. اما الاجتماعات الكبيرة مثل جلسة سيرة النبي ﷺ، او جلسة يوم المسيح الموعود ؑ او يوم المصلح الموعود ؓ او جلسة يوم الخلافة التي تُعقد على مستوى المركز او على مستوى المنطقة فيجب ان تشترك فيها النساء. وما عداها فيمكن للجنة اماء الله ان تعقد الجلسات المذكورة منفصلة وخاصة بها ايضا.

كان المصلح الموعود ؓ يهدف من وراء تأسيس المنظمات الفرعية ان تشترك كل شريحة من شرائح الجماعة في نشاطات الجماعة لتزداد سرعة تقدم الجماعة. ولكي يكون لكل شريحة دستور العمل الخاص بها لتنشأ روح التسابق بينها. ولو عملت كل الشرائح جنبا الى جنبا مثل عوارض السكك الحديدية لما حدث الاصطدام قط. فهذا ايضا انعام من انعامات الله تعالى، فقدّروا ذلك تقديرا ليظل ركب الأحمدية اي الاسلام الحقيقي يعبر محطة بعد محطة على تلك الخطوط ونرى راية الاسلام مرفرفة في العالم اجمع.

(مقتبس من خطاب سيدنا امير المؤمنين ايده الله بنصره العزيز، في جلسة الجماعة بألمانيا في 7/9/2007)

سؤال وجواب

السؤال: من الذين اكرمهم المصلح الموعود رضى الله عنه بلقب "خالد الأحمدية"، ومتى؟

الجواب:

اكرم حضرة المصلح الموعود رضى الله عنه ثلاثة من كبار الجماعة بلقب "خالد الأحمدية"، وهم:

1. حضرة مولانا جلال الدين شمس
2. حضرة ملك عبد الرحمن خادم
3. حضرة مولانا ابو العطاء الجالندهري

سماهم حضرة الخليفة الثاني رضى الله عنه بهذا اللقب، في خطابه للجلسة السنوية للجماعة بربوة سنة 1956م. وقد استحقّوا هذا الاسم العظيم لغزارة علمهم، وقدرتهم الفذة على الحوار والدعوة، وكتاباتهم وتصنيفاتهم العظيمة الباقية، وجهادهم المشكور في سبيل الله ورسوله ودينه، واخلاقهم الاسلامية المثالية.

مولانا ابو العطاء الجالندهري مع حضرة الخليفة الثالث رحمه الله

فوائد صحية للصيام على الجسم

انقاص الوزن: يساعد الصوم على حرق السعرات الحرارية الزائدة، مما قد يُساعد في انقاص الوزن.
تحسين صحة القلب: يقلل الصوم من ضغط الدم والكوليسترول، ويُحسن من وظائف القلب.
تنظيم مستويات السكر في الدم: يساعد الصوم على تنظيم مستويات السكر في الدم، وتحسين حساسية الجسم للأنسولين.
تحسين صحة الجهاز الهضمي: يساعد الصوم على تحسين صحة الجهاز الهضمي والتخلص من السموم في الجسم.
تعزيز وظائف الدماغ: يساعد الصوم على تحسين وظائف الدماغ، ويعزز الذاكرة والتركيز.
تعزيز الشعور بالراحة النفسية: يساعد الصوم على الشعور بالراحة النفسية، ويقلل من التوتر والقلق.
تعزيز الشعور بالصبر والتحكم بالنفس: يساعد الصوم على تعزيز الشعور بالصبر والتحكم بالنفس.

إعلان هام

"وثيقة البيعة باللغة العربية"

يمكنكم الحصول على وثيقة البيعة باللغة العربية من خلال موقعنا الرسمي، ولمن يرغب بالانضمام الى الجماعة الاسلامية الأحمدية يمكنه ملء الاستمارة وارسالها من خلال الرابط:
https://www.islamahmadiyya.net/baiat.asp